

ان خاکوں یا شخصیت تذکروں سے سب سے اچھی، مفصل اور سچی تصویر خود مصنف کی اپنی بنی ہے۔ کتاب پڑھتے ہوئے کہیں کہیں احساس ہوتا ہے کہ یہ محمود عالم صاحب کی اپنی یادداشتوں کا مجموعہ ہے۔ اگر کتاب کو خود مصنف ہی مرتب کرتے تو کیا حرج تھا؟ (۵-)

سفر بلاذغر کے محمد صغیر قمر۔ ناشر: منشورات 'منصور ذکا' ہور۔ صفحات: ۲۲۳۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔
سفر نامہ اب محض روداد سفر نہیں رہا، بلکہ سفر نگاروں نے جغرافیے کے ساتھ تاریخ اور مختلف معاشروں کے ماحول اور ان کی نفسیات کا ذکر شامل کر کے 'سفر نامے' کو ایک دل چپ صنفِ ادب بنا دیا ہے۔ زیر نظر سفر نامہ اسی ذیل میں آتا ہے۔ صغیر قمر نے عمیق مشاہدات کو ایک بے ساختہ اسلوب میں پیش کر کے روداد سفر کو سفر نامے کا روپ دیا ہے۔

مسئلہ کشمیر کو عالمی سطح پر روشناس کرانے کے لیے سردار اعجاز افضل خان، پروفیسر نذیر احمد شال اور صغیر قمر پر مشتمل ایک سہ رکنی وفد نے پانچ ملکوں کا دورہ کیا۔ اس دورے میں پاکستانیوں اور کشمیریوں سے خطاب کیا، ملاقاتیں کیں اور بعض مقامی دانشوروں اور بااثر افراد سے مل کر ان پر مسئلہ کشمیر کی اہمیت واضح کی۔ یوں یہ کتاب ایک بڑے مقصد کے لیے کیے گئے جرمنی، ناروے اور اسپین کے اسفار کی روداد پر مشتمل ہے۔ یہ مقصد ہی اُسے دیگر سفر ناموں سے ممتاز کرتا ہے۔ (پیش لفظ میں بتایا گیا ہے کہ سعودی عرب اور سویڈن بھی گئے تھے۔ پھر ان کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟ کم از کم سویڈن کا ذکر تو ناروے کے ساتھ ہی مناسب تھا)۔

صغیر قمر، زبیر سیاحت ممالک کے ماحول و معاشرت کا تجزیہ کرتے ہوئے ان ممالک کی تاریخ پر بھی نظر ڈالتے ہیں۔ اس لیے ہر منظر پورے پس منظر کے ساتھ مجسم ہو کر سامنے آ جاتا ہے۔ اسپین کے احوال میں مصنف کے اپنے مشاہدات کم ہیں اور تاریخی احوال نگاری زیادہ۔ (عبداللہ شاہ ہاشمی)

جرمیدہ ۲۷، مرتبہ: سید خالد جامعی۔ ناشر: شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ جامعہ کراچی۔ صفحات:

۴۹۸۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

ہماری جامعات میں تحقیقی جرمیدوں کی روایت بہت مضبوط نہیں ہے۔ ماضی بعید میں